علی حسن چوہان

اصلاحِ املا

حرفِ حمزہ کا تنقیدی جائزہ

تعارف: اس مضمون میں حروف تہجی کے اکیاون ویں حرف ہمزہ (ء) استعمال کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ آج کل ہمزہ کے استعمال میں بڑی بے احتیاطی برتی جارہی ہے کہیں ضرورت کے بغیر ہمزہ ہے تو کہیں ضرورت کے باوجود نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

اس آرٹیکل میں ہمزہ کی تعریف' اہمیت و افادیت' اس کا صحیح استعمال اور مناسب مقام متعین کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اس کے استعمال سے متعلق اُردو کے بلند پایہ نقادوں کے ہاں بھی اختلافِ رائے موجود ہے۔ بابائے اُردو مولوی عبدالحق کے بقول اُردو املا میں ہمزہ کے بغیر صحیح تلفظ ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کے مطابق ہمزہ کے استعمال میں یہ اُصول طے ہے کہ جب کسی لفظ میں دو مصوّتے ساتھ ساتھ آجائیں اور وہ پوری یا جزوی آواز دیں تو وہاں ہمزہ آئے گا۔ جب کہ ڈاکٹر رشید حسن خاں اور اُن کے پیروکار ایسے تمام الفاظ میں ''ی'' سے کام نکالنے پر بضد ہیں۔

اِس مضمون میں مشاہیر کے کلام سے مثالیں دے کر نتائج اخذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس سلسلے میں اصل صورتِ حال کیا ہے؟

تعریف: ہمزہ اُردو حروفِ تہجی کا اکیانواں (۵۱) حرفِ صحیح ہے یہ الف کا ہم نام اور ہم آواز ہے جو اُردو میں درمیان یا آخر میں آتا ہے اصطلاحاً الف حرفِ صحیح ہو تو اسے ہمزہ کہتے ہیں اور جس لفظ میں ہمزہ واقع ہو اُسے مہموز کہتے ہیں۔ حسابِ جمل میں ہمزہ کا عدد ایک شمار کیا جاتا ہے بعض صورتوں میں اسے محض علاماتِ اعراب کی طرح ایک علامت قرار دے کر شمار سے خارج رکھا جاتا ہے جیسے بڑائی، کمائی، پڑھائی، لکھائی وغیرہ۔

(۱)　ہمزہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ہمزہ ملفوظی　(۲) ہمزہ مختفی

ہمزہ ملفوظی وہ ہے جو پڑھنے اور بولنے میں آئے اور اپنی پوری آواز دے۔ جیسے:

طاؤس، سؤر، مؤرخ، مؤرخہ وغیرہ۔

ہمزہ مختفی وہ ہمزہ ہے جو لکھنے میں تو آئے مگر پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے:

اِملأ، انشأ، اقرأ، انبیأ، غربأ، فقرأ، طلبأ وغیرہ۔

(۲)　ہمزہ کی اہمیت وافادیت:

ہمزہ حروفِ تہجّی کا ایک مستقل حرف ہے عربی میں اس کی ایک مستقل آواز ہے اُردو میں اگرچہ اِس کی وہ صوتی حیثیت نہیں تاہم اُردو میں ہمزہ عربی سے ماخوذ لفظوں کے علاوہ دیگر زبانوں کے الفاظ کے اِملا میں ایک انفرادی حیثیت کا حامل ہے بقول ڈاکٹر مولوی عبدالحق: ''اُردو املا کا تصور ہمزہ کے بغیر کیا ہی نہیں جاسکتا۔ آیئے، جایئے، کھایئے اور فرمایئے وغیرہ میں ہمزہ کا لکھنا لازم ہے کیونکہ اِس قسم کے الفاظ میں بغیر ہمزہ کے تحریر میں صحیح تلفظ ادا ہو ہی نہیں سکتا''۔ (اُردو قواعد ص ۵۷)

ہمزہ کا استعمال:

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کے مطابق اُردو میں ہمزہ کے استعمال کے بارے میں یہ آسان سا اُصول نظر میں رہنا چاہیے کہ جس لفظ میں بھی دو مصوّتے (حرف علت/حرکات) ساتھ ساتھ آئیں اور اپنی اپنی آواز دیں وہاں ہمزہ لکھا جائے گا۔ اِس بات کو بقول ڈاکٹر عبدالستار صدیقی یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ اُردو میں ہمزہ لفظ کے درمیان الف متحرک کا قائم مقام ہے۔ مثلاً

عزرائیل = عِز + را + ایل،　　جائز = جا + از،

وائسرائے = وا + اِس + رائے (۳)

الف اور ہمزہ عربی الفاظ کے ساتھ:

آئِسہ	دَائم	دائر	سائق	حائل	حمائل

حائِضہ	صائم	زائر	شائق	زائل	دلائل
ذائِقہ	قائم	سائر	عائق	سائل	شمائل
شائِقہ	لائم	طائر	فائق	قائل	فضائل
عائِشہ	ہائم	غائر	لائق	مائل	وسائل

فارسی الفاظ کے ساتھ:

ڈاکٹر رشید حسن خاں نے نیچے دیے گئے تمام الفاظ کو ہمزہ کے بجائے ''ی'' سے لکھنے پر زور دیا ہے جب کہ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ ان تمام الفاظ کو اُردو اِملا میں ہمزہ سے لکھنے پر اصرار کرتے ہیں اور یہی چلن بھی ہے۔

آئندہ، پائندہ، پائجامہ، پائچہ، پائدان، پائماں، پائزیب، جوئندہ، زائیدہ، رائگاں، شائگاں، وغیرہ

جب یہی مذکورہ بالا الفاظ فارسی املا میں استعمال ہوں گے تو ہمزہ کے بجائے ''ی'' کا استعمال ہوگا کیونکہ فارسی حروف تہجی میں ہمزہ نہیں ہے۔

انگریزی الفاظ کے ساتھ:

آئِل	آئس برگ	آئرن سٹور	پائپ	بائکاٹ
ڈائِل	لائف	آئرش	پرائز	بائرن
رائِل	نائِف	آئن سٹائن	ٹائپ	پائن ایپل
فائل	وائس	پائِلٹ	سائن بورڈ	ڈائنامیٹ
فائل	وائِس	ٹائِلٹ	سائنس	رائفل
لائل	وائن	ڈائمنڈ	سائز	سائکالوجی
لائبل	وائٹ بورڈ	ہاؤس وائف	کرائم رپورٹر	وائسرائے

مقامی/دیسی زبانوں کے الفاظ کے ساتھ:

باؤلی	تھاؤں	گائکہ	جائے پھل	باؤلا
پائل	چھاؤں	گائکی	چاء	بھائر
گھائل	گاؤں	گائن	چائیں مائیں	پائنتی
گائل	مائیوں	گائتری	کائیاں	ڈائن
ہائل	ناؤں	مائیکا	سائباں	ہائکو

الف، ہمزہ اور واؤ کے ساتھ:

الاؤ	آؤ	بتاؤ	پلاؤ	بہاؤ
جلاؤ	بھاؤ	پتھراؤ	ستاؤ	دباؤ
چلاؤ	جاؤ	گھیراؤ	کھاؤ	دکھاؤ
داؤ	راؤ	نہاؤ	نچاؤ	

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور ڈاکٹر رشید حسن خاں نے حاصل مصدر بناو، دکھاو وغیرہ کو ہمزہ کے بغیر لکھنے کی سفارش کی ہے مگر ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کا کہنا ہے کہ ان الفاظ میں بھی دوہرے مصوّتے کی آواز موجود ہے لہٰذا ان کا فرق غیر ضروری ہے چنانچہ ایسے تمام الفاظ کو بھی ہمزہ سے لکھنا چاہیے۔(۴)

ہمزہ اور یائے معروف:

ہمزہ کے سلسلے میں ایک بڑی دقّت یہ ہے کہ ''چاہیے'' میں ہمزہ کیوں نہیں لکھنا چاہیے اور ''جائیے'' میں کیوں لکھنا ضروری ہے؟ یا کئی، گئی، نئی میں تو ہمزہ آتا ہی ہے مگر لیے، دیے، کیے میں ہمزہ نہیں آتا۔ کیوں؟

''کسرہ اور اعلان کی ''ی'' (نیم مصوّتہ ی) کا مخرج ساتھ ساتھ ہے چنانچہ لفظ چاہیے = یے، لیے = لِ + یے، دیے = دِ + یے میں ہ، ل اور د کے زیر کے بعد دوسرے مصوّتے تک جانے سے پہلے زبان ''ی'' کے مخرج سے گزرتی ہے جس سے ''ی'' کا شائبہ پیدا ہونا لازمی ہے۔

اس کے برعکس کئی = ک + ای، گئی = گ + ای، نئی = ن + ای میں کسرہ نہیں زبر ہے اس لیے

''ی'' کے شائبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ ان میں دو مصوّتے ساتھ ساتھ آئے ہیں اور اپنی آواز بھی دے رہے ہیں لہٰذا طے شدہ اُصول کے مطابق اِن الفاظ میں ہمزہ لکھنا چاہیے۔

(۵) جیسے:

آئینہ، بڑھئی، گئی، ترکئی، مئی، نئی، مکئی، ننگئی وغیرہ

ہمزہ اور یائے مجہول:

(ا) دُہرے مصوّتے کے حامل الفاظ میں ہمزہ آئے گا جیسے

پائے	آیئے	بھگائے	پکائے
چائے	جایئے	پڑھائے	رولائے
سوائے	فرمایئے	ڈرائے	لکھائے
گائے	کھایئے	ستائے	نچائے
یائے	گایئے	سرائے	ہنسائے

(ب) جب درمیان ہی ''ی'' مفتوح ہو تو ہمزہ نہیں آئے گا جیسے:

اُٹھیے، بیٹھیے، بولیے، پڑھیے، تولیے، دیجیے، سوچیے، کہیے، لکھیے وغیرہ۔

واؤ عطف پر کسی بھی صورت میں ہمزہ نہیں لکھا جاتا۔ جیسے

زندگی و موت، سادگی و پرکاری، سادہ و پرکار، شمع و پروانہ، قضاو قدر، مے و جام، وفاو جفا، ہواو ہوس وغیرہ۔

اسی طرح ہُوا (ہونا کا ماضی) میں اگرچہ دو مصوّتے ساتھ ساتھ آئے ہیں اُصولی طور پر ہمزہ آنا چاہیے قدیم املا میں ہمزہ ملتا بھی ہے لیکن چونکہ رائج نہیں۔ اس لیے اس لفظ کا صحیح املا بغیر ہمزہ کے مان لینا چاہیے۔(٦)

ہمزہ جزوآخر حرکات کے ساتھ تراکیب

(ا) فتحہ کے ساتھ:

اِن شاءَ اللہ	جاءَ الحق	سُوَالحساب	اولیاءَ اللہ	لِقاءَ اللہ
ساءَ السبیل	سُوءَ العذاب	ماشاءَ اللہ	قُرِئَ القرآن	سواءَ السبیل

(ب) کسرہ کے ساتھ:

سُوءِ ادب	سُوءِ اتفاق	مُبدءِ کُل	سُوءِ ہضم
سُوءِ تنفس	مُبدءِ اوّل	سُوءِ ظن	سُوءِ مزاج
مُبدءِ فیاض	سُوءِ ترتیب	اِسرائیل	مُبدءِ فیض

(ج) ضمہ کے ساتھ:

ثناء اللہ	بہاء الدّین	داء الخنازیر	ذکاء اللہ
بہاؤ الحق	ماء الحیات	ذکاء الرّب	ضیاء الحق
ماء اللحم	رضاء اللہ	علاؤ الدّین	شفاء اللہ

ہمزہ اور ہائے مختفی:

بندۂ مومن	بندۂ افلاک	دیدۂ اغیار	بازیچۂ اطفال	جذبۂ دل
حلقۂ یاراں	سِتارہ سحر	تلخابۂ اجل	خانۂ خدا	خوشۂ گندم
خواجۂ افلاک	شرمندۂ منزل	جلوۂ افرنگ	گنجینۂ دانش	جلوۂ رشید
شعلۂ عشق	محاصرۂ شہر	نشۂ دولت	خزینۂ تلمیحات	خزینۂ میوات
غنچۂ دل	مشاہدۂ حق	ملکۂ انگلستان	نغمۂ توحید	وعدۂ فردا

ہمزہ اور یائے معروف:

خوبیٔ قسمت	تنگیٔ داماں	پامردیٔ مومن	خوبیٔ تحریر
شومیٔ قِسمت	سعیٔ پیہم	زندگیٔ جاوید	رنگینیٔ مضمون
شوخیٔ تحریر	ساقیٔ کوثر	کشتیٔ مسکیں	والیٔ ریاست
قاضیٔ شہر	وادیٔ فاراں	محرومیٔ قِسمت	سلطانیٔ جمہور

قدیم فارسی زبان میں یہ چلن عام تھا کہ اگر مضاف کے آخر میں ہائے مختفی یا یائے

معروف ہوتی تو ترکیب بناتے وقت ہائے مختفی یا یائے معروف پر ہمزہ لکھتے تھے جیسے: سعیِ پیہم، قاضیِ شہر، زندگیِ جاوید، شوخیِ تحریر اور ملکۂ انگلستان وغیرہ (۷)

ہمزہ اور یائے مجہول:

تنگ نائے غزل	بالائے بام	بوئے گل	آبروئے عشق	دریائے رحمت
مولائے کل	بالائے طاق	آبروئے مِلّت	دریائے لطافت	نوائے وقت
بابائے قوم	ضیائے حرم	گیسوئے شب	نوائے فروش	بابائے اُردو
	مولائے یثرب		بلائے جان	

ہمزہ اور حاصل مصدر ''ش'' پر ختم ہونے والے الفاظ:

افزائش	پیدائش	زیبائش	گنجائش	آرائش
پیرائش	ستائش	نمائش	آزمائش	پیمائش
فرمائش	آسائش	پالائش	فہمائش	آلائش
	رہائش		کشائش	

ڈاکٹر رشید حسن خاں نے ''امیر اللغات'' کے حوالے سے مذکورہ بالا تمام الفاظ کو ہمزہ کے بجائے ''ی'' سے لکھنے کی سفارش کی ہے اُن کے بقول فارسی میں یہی چلتے ہیں۔

ڈاکٹر موصوف کے مطابق پیدائش، رہائش، زیبائش اور فہمائش فارسی الاصل نہیں ہیں۔ تاہم انھیں بھی ''ی'' کے ساتھ لکھا جائے۔(۸) جب کہ گوپی چند نارنگ اُردو املا کے اُصول کے تحت ان تمام الفاظ کو ہمزہ سے لکھنے کی سفارش کرتے ہیں۔ اُن کے بقول یہ تمام الفاظ دُوہرے مصوتے کے حامل ہیں لہٰذا انھیں ہمزہ سے لکھنا دُرست ہے۔ فارسی میں البتہ آزمایش، نمایش، پیرایش، فرمایش اور آلایش لکھنا مناسب ہے۔ لیکن اُردو میں ان کے تلفظ میں ''ی'' کی آواز کا شائبہ تک نہیں۔ اس لیے اُردو ایسے الفاظ کو ''ی'' سے لکھنے پر اصرار کرنا محض فارسی کی نقالی ہے۔(۹)

ماہر لسانیات جناب جواد علی زیدی اُردو املا کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

''ضرورت ہے عربی فارسی کی املائی تقلید سے بلند تر ہو کر اُردو زبان اور اُردو رسمِ خط کو مستقل حقائق مان کر آگے بڑھا جائے ہم اہل اُردو سند کے لیے باہر دوڑے جاتے ہیں یہ کوئی اچھی بات نہیں، اُردو کو فارسی عربی کی بیساکھی پر چلانا غلط ہے''(۱۰)

اب مذکورہ بالا سترہ الفاظ کا معروف شاعروں اور ادیبوں کے کلام کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ اُنھوں نے اپنے کلام اور نگارشات میں ان الفاظ کے املا میں کیا طریق کار اپنایا ہے۔ اس تحقیق اور جائزے سے یہ نتیجہ اخذ کرنا سہل ہو جائے گا کہ آیا اکثریت نے اس ضمن میں ''ی'' سے کام نکالا ہے۔ یا ہمزہ کو استعمال کیا ہے اور یہ کہ اب اُردو املا میں کون سا طریق اختیار کرنا چاہیے تا کہ اِملا کا یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

۱۔ افزائش/افزایش

(۱) تیرے قد کی بڑھی کا کل یوں حلقاں میں زیبائش
عدد جوں ایک کا صفروں ستی پاتا ہے افزائش (آبرو)

(۲) ''باوجود کم سن ہونے کے اپنے خیال عظمت کی افزایش کی پالایش سے......جواب دینے کو تیار'' (گلدستہ پنچ)

(۳) میرے اشعار پہ کہتے ہیں بہت واہ جناب
نہیں کرتے مگر افزائش تنخواہ جناب (اکبرالٰہ آبادی)

۲۔ آزمائش:

(۱) آزمائش میں ٹھہرنے کا سہارا ہو گیا
تیر قاتل کا ظفر تکیہ ہمارا ہو گیا
(اُردو لغت جلد دوم ص: ۱۸۰)

(۲) حضور شاہ میں اہل سخن کی آزمائش ہے۔
چمن میں خوش نوایانِ چمن کی آزمائش ہے۔
(دیوانِ غالب ص: ۱۵۵)

۳۔ آسائش:

(۱) غضب ہے منزلِ ہستی میں آسائش طلب ہونا
ہجوم خواب سے رہرو نے ہے آخر خلل پایا
(آتش)

(۲) ہوئے ایک دم زدن میں جملہ بے ہوش
ہوئی ہستی کی آسائش فراموش
(۱۱)

۴۔ آرائش/ آسائش:

(۱) کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ
آزادیِ نسواں کہ زمرّد کا گلوبند؟
(اقبال)

(۲) کمال ہی سے ہے دنیا میں گرم بازاری
متاع شرط ہے آرائش دکاں کے لیے
(صفی)

(۳) ''بادشاہ کی نیت میں یہ تھا کہ دکن کے میزبانوں کی پیرایش اور زیر دستوں کی آرایش کرے'' (تاریخ ہندوستان از ذکاء اللہ)

(۵)۔ آلائش/ آلایش:

ڈاکٹر رشید حسن خاں کے مطابق ''امیر اللُغات'' میں ''آلائش'' لکھا ہے۔ نیچے ''ی'' کے نقطے اور اوپر ہمزہ بنا ہوا ہے ظاہر ہے یہ کاتب کی غلطی ہے''۔ (بحوالہ اُردو املا ص: ۴۲۹)

(۱) جسے کچھ سمجھ بوجھ ادراک ہے۔ دنیا کی آلائش سوں وہ پاک ہے۔
(عالم علی خاں)

(۲) تو وہ دریائے مقدس ہے کہ عصیاں سے پاک
تیرا دامن اب بھی آلائش انساں سے پاک
(سرور جہاں آبادی)

(۶) پالائش/پالایش:

(۱) باوجود کم سن کے اپنے خیال عظمت کی افزایش کی پالایش سے ہی ہوگا۔

(۲) ''اگر تم خلیفہ ہوتو اپنے خاندان کی پالائش نہ کرنا''

(۷) پیدائش:

(۱) ''علوی۔۔۔۔سِفلی۔۔۔۔ان دونوں کی پیدائش آدمؑ سے محمدؐ تک ایک یک لک چوبیس ہزار پیغمبراں ہوئے۔''

(معراج العاشقین ص ۲۲ بحوالہ اُردو لغت جلد چہارم ص: ۴۹۵)

(۲) ''بچے کی پیدائش پر کون سی رسمیں ہوتی تھیں''؟ ''ایضاً''

(۳) ''ہنر چشمہ پیدائش کا ہے اور دولت پائندہ''(حسن علی خاں)''ایضاً''

(۸) پیائش/پیایش:

(۱) اُردو زبان کی اس مختصر علمی پیائش سے یہ ثابت ہوگا کہ ہم نے کس حد تک کام کیا ہے؟ (سید سلیمان ندوی) (۱۳)

(۲) ''پیایش میں جریب، فیتہ یا گرہ دار ڈوری استعمال کی جاتی ہے''

(مٹی کا کام، بحوالہ اُردو لغت جلد چہارم ص: ۵۹۲)

(۹) پیرایش:

(۱) ''بادشاہ کی نیت میں یہ تھا کہ دکن کے میزبانوں کی پیرایش اور زیر دستوں کی آرایش کرے''۔(تاریخ ہندوستان) بحوالہ ایضاً ص: ۵۱۴

(۲) یہ سنسکرت کے لفظ ''رکشٗ'' سے رہنا اور رہنا سے اسم مصدر رہائش یہ انداز فارسی بنا ہے۔ بحوالہ اُردو لغت جلد دہم ص: ۹۵۰

(۱۰) رہائش:

(۱) علم و اقبال و رہائش ہو کہ خواہش کوئی وہ بھی ہم سا نظر آئے ہمیں منظور نہیں۔(ضمیر جعفری)

(۲) ''حاجی صاحب اس مکان میں عرصہ دراز سے رہائش پذیر ہیں''۔(بورڈ پر تحریر)

(۱۱) زیبائش/زیبایش:

فارسی میں مصدر ''زیب'' ہے اُردو میں اسے زیبائش بنا لیا گیا ہے۔

(۱) تیرے قد کی بڑھی کا کل کے یوں حلقاں میں زیبائش
عدد جوں ایک صفروں میں ستی پاتا ہے افزائش
(آبرو)

(۲) اس زیور خوب سے انسان آراستگی اور زیبایش پاتا ہے۔(میر امن دہلوی) (۱۴)

(۱۲) ستائش:

(۱) ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغِ رضواں کا
وہ ایک گلدستہ ہے ہم بیخودوں کے طاقِ نسیاں کا
(غالب)

(۲) اے حمد و ستائش کے قابل خدا، تو خود آتا کہ ہم تیری تعریف کریں۔(۱۵)

(۱۳) فہمائش/فہمایش:

بقول ڈاکٹر رشید حسن خاں، مرزا غالب اس لفظ سے بہت ناراض تھے۔

میر مہدی مجروح کو ایک خط میں بہت جل کے لکھتے ہیں۔

(۱) ''فہمایش کا لفظ میاں بدھا ولد میاں جمّا اور لالہ گنیش داس ولد لالہ بھیروں ناتھ کا گھڑا ہوا ہے میری زبان سے تم نے سنا ہے؟''(۱۶)

(۲) ''مولوی اسمٰعیل صاحب نے بعض رسالے عام اہل اسلام کی فہمائش کے لیے اُردو میں لکھے۔'' (محمد حسین آزاد)

(۳) ''ہزار فہمائش کی مگر وہ سفاک قتل سے مُنہ نہیں موڑتا۔''

(رجب علی بیگ سرور) بحوالہ اُردو لغت جلد ۱۴ ص: ۵۴۰

(۱۴) فرمائش/فرمایش:

(۱) ''مرزا ماہر اکثر فرمائش کر کے اُن سے شعر کہلوایا کرتے تھے''۔(۱۷)

(۲) ''وہ حقیقی شاعر ہیں کیونکہ نہ تو وہ کسی کی فرمائش سے کہتے تھے نہ کسی کی بے جا اور خوشامدانہ تعریف میں کہتے ہیں۔''(۱۸)

(۳) ''جسے اختر نے اپنے مصائب خاص حسن یار خاں کی فرمایش پر قلم بند کیا تھا''۔(۱۹)

ڈاکٹر رشید حسن خاں کے بقول اس لفظ کا مصدر اصلی فارسی ''فرمودن'' سے فرمایا مضارع اور حاصل مصدر ''فرمایش'' ہے۔(۲۰)

(۱۵) کشائش / کشایش:

(۱) تو کشایش اور مزے کی سعی کر
آرزو کی انتہا پیدا نہیں
(میر امّن)(۲۱)

(۲) بہ فیض بے دلی، نو میدیٔ جاوید آساں ہے
کشائش کو ہمارا عقدہ مشکل پسند آیا
(غالبؔ)

(۱۶) گنجائش/ گنجایش:

(۱) ہو فشار ضعف میں کیا ناتوانی کی نمود
قد کے جھکنے کی بھی گنجائش مرے تن میں نہیں
(۲۲)

(۲) ''گنجائش اور اہمیت؟ اِس میں تحقیق کی گنجائش؟ حقائق کی تشریح کی گنجائش۔'' (۲۳)

(۳) اللہ اللہ، آرزو بھی ہے تمہاری تم بھی ہو
باہمہ تنگی یہ گنجایش ہمارے دل میں ہے
(رُعبؔ)

(۱۷) نمائش/نمایش:

(۱) ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے
(میر)

(۲) بدر ہیں گرچہ نمایش میں ہیں مانندِ ہلال
غم نہیں ہم کو جو ناقص نے نہ کامل دیکھا
(ریاض البحر)

(۳) ''ایکسپو سنٹر لاہور میں مصنوعات کی نمائش جاری ہے۔''
(اخبار، روزنامہ جنگ)

ماحصل

معروف اور بلند پایہ شاعروں، ادیبوں اور نقادوں کی نگارشات سے ماخوذ شعری نثری مثالوں کے تفصیلی جائزے کے بعد جو حقائق سامنے آئے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) الف ہمزہ کے ساتھ عربی کے تیس الفاظ، فارسی کے بارہ، انگریزی کے اکتیس اور مقامی و دیسی زبانوں کے پچیس الفاظ جو دُوہرے مصوّتے کے حامل ہیں سب کے سب ہمزہ سے لکھے گئے ہیں۔

(۲) الف ہمزہ اور واوَ کے اُنیس الفاظ، ہمزہ اور یائے معروف کے آٹھ، ہمزہ اور یائے مجہول کے بیس الفاظ ہمزہ کے ساتھ پائے گئے جب کہ ہمزہ اور یائے مجہول ''ی'' مفتوح کے حامل دس اور واوَ عطف کے تمام الفاظ ہمزہ کے بغیر لکھے گئے ہیں۔

(۳) ہمزہ جزوِ آخر (حرکات کے ساتھ) تینتیس الفاظ، ہمزہ اور ہائے مختفی کے پچیس، ہمزہ اور یائے معروف کے سولہ اور ہمزہ اور یائے مجہول کے سترہ الفاظ ہمزہ کے ساتھ پائے گئے۔

(۴) ہمزہ اور فارسی الاصل حاصل مصدر جو''ش'' پر ختم ہوتے ہیں تیرہ الفاظ اور دیگر زبانوں کے اسی نوع کے چار حاصل مصدروں کا اکتالیس شعری و نثری مثالوں سے جائزہ لیا گیا جس کے یہ نتائج برآمد ہوئے۔

(ا) صرف ایک لفظ ''ی'' سے پایا گیا۔ ہمزہ سے کوئی مثال نہیں ملی۔

(ب) پانچ الفاظ ہمزہ (ء) سے پائے گئے۔ ''ی'' سے کوئی مثال نہ مل سکی۔

(ج) گیارہ الفاظ دونوں طرح سے پائے گئے۔ مگر ان تمام سترہ کے سترہ الفاظ کی اکتالیس مثالوں کو مدِّنظر رکھا جائے تو صرف بارہ مثالیں ''ی'' سے جبکہ اُنتیس مثالیں ہمزہ سے ملتی ہیں۔ اگر مذکورہ بالا تمام الفاظ کی مثالوں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ تین چوتھائی الفاظ کے املا میں ہمزہ اور صرف ایک چوتھائی الفاظ کے املا میں ''ی'' کارفرما ہے۔ کلیدِ مصادر فارسی میں بھی فارسی الاصل حاصل مصدر ''ی'' کی بجائے ہمزہ سے ہیں۔ (۲۵) جدید فارسی میں ہمزہ حروف تہجّی میں شامل نہیں ہے۔ اس لیے بقول فرخندہ لودھی

''جدید فارسی میں ہمزہ کی جگہ ''ی'' کی آواز نے لے لی ہے۔''(۲۶)

جب کہ اُردو حروف تہجّی میں ہمزہ نہ صرف شامل ہے بلکہ الفاظ کے صحیح تلفظ کی ادائیگی میں اپنا بھرپور کردار کر رہا ہے۔ ویسے بھی اُردو زبان میں دیگر زبانوں کے الفاظ سمو لینے کی پوری صلاحیت ہے۔ ہمیں اپنی زبان پر فخر ہے۔ لہٰذا اب ہمیں ہمزہ کے استعمال میں کسی تذبذب کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ بقول پروفیسر محمد سلیم اُردو زبان کا رسم الخط بھی جامع رسم الخط ہے کوئی دوسرا رسم الخط جامعیت میں اُردو خط کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ (۲۷)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ عبدالحق، ڈاکٹر، ''اُردو لغت'' جلد ۲۲، ۲۰۱۰ء اُردو لغت کراچی، ص ۵۱۱

۲۔ علی حسن چوہان، ''حروف ہی حروف'' ۱۹۹۹ء خالد بک ڈپو، لاہور، ص ۵۳

۳۔ گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، ''املا نامہ'' ۱۹۹۲ء سرحد اُردو اکیڈمی، ایبٹ آباد، ص ۸۱

۴۔ گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، " " " " "، ص ۸۴

۵۔ گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، " " " " "، ص ۸۴

۶۔ گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، " " " " "، ص ۸۸

۷۔ عبدالعزیز، پروفیسر، ''اُصول الترجمہ (فارسی)'' ۱۹۵۲ء ویسٹ بک پبلیشنگ کمپنی لاہور، ص ۲۶

۸۔ رشید حسن خاں، ڈاکٹر، ''اُردو املا'' ۲۰۱۰ء فکشن ہاؤس، لاہور، ص ۴۲۹

۹۔ گوپی چند نارنگ، ''املا نامہ'' ۱۹۹۲ء سرحد اُردو اکیڈمی، ایبٹ آباد، ص ۸۵

۱۰۔ گوپی چند نارنگ، " " " " "، ص ۱۱۲

۱۱۔ عبدالحق ڈاکٹر، ''اُردو لغت'' جلد اوّل، ص ۲۸۹

۱۲۔ کلیات اقبال، ۱۹۹۶ء شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، ص ۵۵۷

۱۳۔ عبدالحق ڈاکٹر، ''اُردو لغت'' جلد چہارم، ص ۴۹۵

۱۴۔ میر امّن دہلوی، ''گنج خوبی'' مرتبہ خواجہ احمد فاروقی ۱۹۹۴ء دہلی یونیورسٹی، دہلی، ص ۶

۱۵۔ عبدالحق ڈاکٹر، ''اُردو لغت'' جلد چہارم، ص ۴۹۴

۱۶۔ رشید حسن خاں، ڈاکٹر، ''اُردو املا'' ۲۰۱۰ء فکشن ہاؤس، لاہور، ص ۴۲۹

۱۷۔ آزاد، محمد حسین، ''آبِ حیات'' ۱۹۹۱ء سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ص ۱۰۰

۱۸۔ رام بابو سکسینہ، ''تاریخ ادب اردو'' ترجمہ مرزا محمد عسکری ۱۹۶۴ء کتب خانہ ملیہ لاہور، ص ۱۹۹

۱۹۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، ''تاریخ ادب اُردو'' ۱۹۸۲ء مجلس ترقی ادب، لاہور ص ۹۶۷

۲۰۔ رشید حسن خاں، ڈاکٹر اُردو املا، ''اُردو املا'' ۲۰۱۰ء فکشن ہاؤس، لاہور، ص ۹۳۰

۲۱۔ میر امّن دہلوی، ''گنج خوبی'' مرتبہ خواجہ احمد فاروقی ۱۹۹۴ء دہلی یونیورسٹی، دہلی، ص ۴۱

۲۲۔ دیوانِ غالبؔ، نسخہ غالبیہ ۱۹۶۶ء شیخ محمد بشیر اینڈ سنز لاہور، ص ۶۶

۲۳۔ گیان چند جین، ڈاکٹر، ''تحقیق کا فن'' ۲۰۰۷ء مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ص ۹۳

۲۴۔ کلیاتِ میر، مرتبہ کلب علی خاں ۱۹۴۶ء مجلس ترقی ادب لاہور، ص ۴۵۵

۲۵۔ کلیدِ مصادر، مرتبہ مولوی عبداللہ، حاجی فرمان علی اینڈ سنز لاہور، ص ۸تا۱۸

۲۶۔ فرخندہ لودھی، ''اُردو اور فارسی میں نقل حرفی'' ۱۹۴۶ء مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ص ۸